متکلم ہیں۔ علامہ ابن تیمیہؒ کی خوشہ چینی نے انہیں فلاسفہ کے مقابلے میں دو دھاری تلوار بنا دیا۔ ان کا قلم باطل پر برق خرمن سوز بن کر دلائل وبراہین کے جہان تازہ پیدا کرتا اور حقائق کی نئی دنیائیں آباد کرتا ہے۔

التبیان فی اقسام القرآن' شفاء العلیل فی مسائل القضاء والقدر والحکمۃ والتعلیل اور اعلام الموقعین جیسی بلند پایہ تصانیف ان کے قلم کا اعجاز ہیں۔ ان کی ایک کتاب "حادی الارواح الٰی بلاد الافراح" اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ یہ کتاب جنت اور اہل جنت کا تفصیلی تعارف پیش کرتی ہے۔ خیال گزرتا ہے کہ کسی بھی زبان میں جنت کے بارے میں کسی ایک کتاب میں اس موضوع پر اتنی تفصیلی معلومات موجود نہیں۔ علامہ ابن القیمؒ نے اس کتاب میں قرآن وحدیث کو مدار اصلی بناتے ہوئے ۷۰ ابواب میں جنت اور اہل جنت سے متعلق واضح' مستند اور بوقلموں معلومات یکجا کر دی ہیں۔

حصول جنت تو ہر مسلمان کی آرزو ہے لہٰذا ضروری ہے کہ یہ ترغیبی وتشویقی سرمایہ دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں منتقل ہو کر ہدایت سے محروم انسانوں کی ہدایت کا باعث ہو اور اس سے اہل ایمان کی ایمان افروزی وبصیرت افزائی ہو۔ زیر نظر کتاب جو "جنت کے نظارے" کے عنوان سے آپ کے ہاتھوں میں ہے' علامہ ابن قیمؒ کی اسی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔

مترجم مولانا حافظ عبد القدوس قارن مدرسہ نصرۃ العلوم کے فاضلین ہی میں سے نہیں بلکہ اب اس مادر علمی کے جید اساتذہ میں سے ہیں۔ وہ اس عظیم ادارے کے معتبر اور ثقہ اساتذۂ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ فن حدیث میں ان کا توارثی ذوق اور فکری صلابت لائق ستائش ہے۔

میرا ذاتی احساس رہا ہے کہ مدارس عربیہ کے فاضل اساتذہ کی عربیت تو بلاشبہ پایہ وثاقت کو پہنچی ہوتی ہے مگر اردو زبان وادب کے باقاعدہ طالب علم نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس زبان کے تیور شناس نہیں ہوتے۔ روز مرہ ومحاورہ اور زبان کے لسانی وادبی در وبست میں اردو ادب کے طالب علموں یا اساتذہ کے معیار کو پہنچنا ان کے لیے محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ مگر مولانا موصوف کا یہ شگفتہ ورفتہ ترجمہ دیکھ کر مجھے اپنے خیال میں خاصی تبدیلی محسوس ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ایک مسرت آگیں حیرت بھی ہے کہ

ع اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں

یہ سچ ہے کہ کسی ایک زبان کو اس کے جملہ اسلوبی محاسن کے ساتھ کسی دوسری زبان میں ترجمہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ لفظی ترجمہ Translitation تو ہے ہی ناممکن۔ اس ضمن کی کوششیں اپنی تمام تر صحت کے باوصف حسن زبان کھو دیتی ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین کا لفظی ترجمہ قرآن اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود آج رواں اور بامحاورہ تراجم کے مقابلے میں زیادہ مفید مطلب نہیں رہا۔ کوئی دو لفظ آپس میں مراوف نہیں ہوتے' ان کے بوقلموں معانی میں' معنی کی پرتوں (Shades of meanings) میں اختلاف یقینی ہے البتہ متراوفات ہو سکتے ہیں اور علم معانی سے باخبر لوگ خوب جانتے ہیں کہ ہر لفظ اپنا خاص وجود رکھتا ہے اور اس کے اندر معنویت کی اپنی ہی جلوہ گری ہوتی ہے۔ ہو بہو ترجمہ یا روح تک کسی دوسری زبان میں کھینچ لانا ممکن ہی نہیں' ترجمانی البتہ ہو سکتی ہے۔ یہ ترجمانی جتنی اصل سے قریب ہوگی' اتنی ہی کوشش کامیاب تصور کی جائے گی۔ اسی کو ہم عرف عام میں ترجمہ کہہ لیتے ہیں۔ ہمارے قریب کے زمانے میں کئی مترجمین کے نام سامنے آتے ہیں مگر ان میں مولانا ظفر علی خاں اور مولانا غلام رسول مہر اس فن کے بڑے مشاق گزرے ہیں۔

زیر نظر کتاب "جنت کے نظارے" میں مولانا قارن نے جو دل آویز کوشش کی ہے' اس میں زبان کی روانی' الفاظ کی بندش اور جملوں کا تیکھا پن خود بول رہا ہے کہ موصوف نے اس میں خاصی جان کھپائی ہے۔ یوں سمجھئے کہ اصل کتاب کا عطر کھینچ لیا ہے۔ جملوں میں نہ کہیں جھول ہے' نہ خلا۔ عربی الفاظ کے مقابلے میں اردو متراوفات بڑی چابک دستی سے استعمال کیے ہیں۔ قرآن مجید کے متن کو عربی ہی میں نقل کر کے سورتوں اور آیتوں کے حوالے دیے گئے ہیں۔ جبکہ کتاب میں منقول احادیث کے حوالے بھی اصل ماخذ سے مراجعت کر کے درج کیے گئے ہیں جس سے کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

اس ترجمے نے ایک بہت اچھی کتاب اردو خواں طبقے تک پہنچا دی ہے۔ امید ہے کہ یہ خوبصورت ترجمہ بہت سے اہل ایمان کے لیے تحریص و تحریض جنت کا باعث ہوگا اور عام قاری "جنت کے نظارے" سے اپنی آنکھوں کو نور اور دل کو سرور بخشے گا۔ خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ کتاب کی کتابت کمپیوٹرائزڈ کی گئی ہے۔ یوں یہ کتاب صوری اور معنوی رعنائیوں کے ساتھ آراستہ ہے۔ میری رائے میں مولانا حافظ عبد القدوس قارن اگر مزید ایسے ہی منصوبوں پر کام کریں تو وہ مسلمانان عالم کے اردو خواں طبقے پر احسان کریں گے۔

(غ-ر-ع)